11 جون 2012ء

بینک ایس ایم ای بینکاری کو اولین ترجیح دیں: گورنر اسٹیٹ بینک

گورنر اسٹیٹ بینک جناب یاسین انور نے بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ ایس ایم ای بینکاری کو اولین ترجیح دیتے ہوئے ملک میں ایس ایم ای شعبے کی مالی خدمات تک بلا رکاوٹ رسائی کو یقینی بنائیں۔

آج اسٹیٹ بینک کراچی میں ڈی ایف آئی ڈی کے مالی تعاون سے چلنے والے مالی شمولیت پروگرام (Financial Inclusion Programme) کے تحت اسٹیٹ بینک اور بینک الفلاح کے مابین پروجیکٹ کی دستاویز پر دستخط کی تقریب کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایس ایم ای کے شعبے کو مالی وسائل کی بلا رکاوٹ فراہمی یقینی بنانے کے لیے بینکوں کا کردار خصوصاً درمیانی سطح (mid-tier) کے بینکوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ پاکستان میں اس شعبے کو معاشی نمو کے انجن کی حیثیت حاصل ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے مزید کہا کہ اگرچہ مارکیٹ میں کئی بینک اس شعبے کو زیادہ مؤثر انداز میں خدمات فراہم کرنے کے لیے مارکیٹ میں اپنی پوزیشن بہتر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں تاہم ایس ایم ای قرضوں کی موجودہ سطح اور بینکاری خدمات تک ایس ایم ایز کی رسائی کی مجموعی سطح اطمینان بخش نہیں اور بینکوں کی جانب سے اس ضمن میں مزید سنجیدہ کاوشوں کا تقاضا کرتی ہے۔

گورنر نے کہا کہ ایس ایم ای فنانسنگ کو وہ بہت اہمیت دیتے ہیں کیونکہ پاکستان کی معاشی ترقی میں اس کا اہم حصہ ہے۔'ایس ایم ای کا شعبہ روزگار پیدا کرنے، غربت میں کمی لانے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم اور نمو کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے' انہوں نے مزید کہا۔

انہوں نے واضح کیا کہ 32 لاکھ معاشی ادارے ہیں جن میں سے 99 فیصد ایس ایم ای ہیں، ایس ایم ای کا شعبہ تمام کاروباری اداروں کے 90 فیصد سے زیادہ ہے اور اس میں غیر زرعی کارکنوں کا 75 فیصد کام کرتا ہے جو قومی جی ڈی پی میں 30 فیصد حصہ ڈالتا ہے۔' تاہم روزگار پیدا کرنے، برآمدات اور قومی آمدنی میں اپنے حصے کے باوجود ایس ایم ای کا شعبہ فنانس تک رسائی کے حصول میں، جو اس کی نمو کے لیے بے حد ضروری ہے، سخت مسائل کا شکار ہے' انہوں نے کہا۔ گورنر نے بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ کامیاب ایس ایم ای بینکاری ماڈلز کی بین الاقوامی مثالوں کا مطالعہ کریں جن میں ریٹیل بیسڈ ماڈل فار ماس ایس ایم ای، ریلیشن شپ بیسڈ بینکنگ ایڈوائزری بیسڈ لینڈنگ سروسز، سیگمنٹ بیسڈ ماڈل اور سپلائی چین لنکڈ ماڈل شامل ہیں۔

انہوں نے کہا افسوس کی بات ہے کہ ایس ایم ای کا شعبہ اپنی بے پناہ اہمیت اور امکانات کے باوجود مالی اعتبار سے زیادہ تر محروم ہے۔ اس شعبے کو حاصل فنانسنگ کی سہولتیں اس وقت 253 ارب روپے ہیں جو بینکوں کے مجموعی قرضوں کا صرف 7 فیصد ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک، بینک الفلاح اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے باہمی تعلق اور ڈی ایف آئی ڈی کی فیاضی کے نتیجے میں ہمیں مستقبل میں اس طرح کے مزید جوائنٹ وینچرز مل سکتے ہیں جو پائیدار، مناسب اور مربوط مالی نظام تشکیل دینے میں مددگار ہوں گے جہاں فنانس کی سہولت تک بآسانی رسائی ہو، قرضے کا پورٹ فولیو متنوع ہو اور دائرہ اتنا وسیع ہو کہ ایس ایم ای اس میں شامل ہو جائے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک ڈی ایف آئی ڈی کے مالی تعاون سے جاری '' مالی شمولیت کے پروگرام'' کے تحت بینک الفلاح کو آئی ایف سی ایس ایم ای ایڈوائزری پروجیکٹ سنبھالنے میں مالی مدد فراہم کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پروجیکٹ کا مقصد ایک علامتی پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں بینک الفلاح مجموعی بینکاری و مشاورتی خدمات کی مدد سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے ذیلی شعبوں سمیت ایس ایم ای سیکٹر کی فنانسنگ کی ضروریات پوری کر سکے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ ایس ایم ایز کی ضروریات نت نئے کریڈٹ اسیسمنٹ ٹولز اور طریقوں کے ذریعے پوری کی جانی چاہئیں جیسے کریڈٹ اسکورنگ اور مالی خدمات فراہم کرنے والوں کی استعداد کاری (capacity enhancement) اور ایس ایم ای بینکاری کا مربوط انداز۔

انہوں نے مزید کہا کہ ڈی ایف آئی ڈی اور اسٹیٹ بینک پاکستان کے بینکاری سے محروم طبقوں تک پہنچنے کے لیے مالی شمولیت کے پروگرام کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ آئندہ مالی شمولیت کے پروگرام کے فنڈز ایس ایم ایز کے توسط سے مالی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر فرانس کیمبل نے کہا کہ اس پروجیکٹ پر دستخط سے پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ انہوں نے پروجیکٹ پر دستخط کرنے پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور، بینک الفلاح کے صدر جناب عاطف باجوہ کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ملک میں مالی شمولیت کو فروغ دینے میں ڈی ایف آئی ڈی اور آئی ایف سی کے کردار کو بھی سراہا۔

ڈی ایف آئی ڈی پاکستان کے اکنامک گروتھ گروپ کے سربراہ ہارون شریف، آئی ایف سی کے اکبر زمان خان اور بینک الفلاح کے صدر عاطف باجوہ نے بھی اس موقع پر خطاب کیا۔

دستخط کی تقریب میں دیگر کے علاوہ اسٹیٹ بینک، بینک الفلاح، آئی ایف سی اور ڈی ایف آئی ڈی کے سینئر افسران بھی شریک ہوئے۔

☆☆☆